کرشن چندر کے افسانوں میں فکری تنوع (نمایاں ادبی رجحانات کی روشنی میں)

تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ۔ڈی (اردو)

محمد اویس

کرشن چندر کا شمار اردو افسانے کے بڑے اور اہم افسانہ نگاروں میں کیا جاتا ہے۔اس حوالے سے ان کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔بیسویں صدی کے افسانوی افق پر وہ اس وقت سامنے آئے جسے اردو افسانے کا عہدِ زریں کہا جاتا ہے۔یہ وہ دور تھا جب ایک طرف بیدی اور دوسری جانب منٹو اردو افسانے پر چھائے ہوئے تھے۔کرشن چندر نے بڑے فنکاروں کی موجودگی میں اپنے لیے اسلوبیاتی اور فکری سطح پر نیا راستہ نکالا۔انہوں نے اپنے افسانوں میں عوام کے مسائل کے ساتھ پورے معاشرے کی عکاسی کی۔

کرشن چندر نے اپنے تجربات اور مشاہدات کی روشنی میں لکھا۔ان کے افسانوں کو پڑھ کر احساس ہوتا ہے کہ ان کے مشاہدے کی حس بڑی تیز تھی۔وہ ہر بات کی گہرائی میں جاتے تھے اور وہاں سے اپنے افسانوں کے لیے مواد لیتے تھے۔یہی وجہ تھی کہ ان کے افسانے خواص وعوام میں بہت مقبول تھے۔کرشن چندر نے اردو افسانے میں ایک شدید رومانی کی صورت میں قدم رکھا،لیکن ان کی رومانیت محض ماضی پرستی نہیں یہی وجہ ہے کہ وہ رومانی ہوتے ہوئے بھی حقیقت کا دامن نہیں چھوڑتے ان کی رومانیت میں فطرت سے والہانہ محبت ملتی ہے۔یہی وہ خوبی ہے جس کی وجہ سے وہ صرف اپنی ذات تک محدود نہیں رہتے بلکہ کائنات کے حسن کو بھی نظر میں رکھتے ہیں۔یہ سلسلہ ان کے ہاں روحانیت تک جا پہنچتا ہے۔

جب کرشن چندر نے رومانی دنیا سے زمینی حقیقتوں کی طرف سفر کیا تو حقیقتوں کی صورت کچھ اور ہوگئی۔یہ کرشن چندر کی افسانہ نگاری کا ایک اور زاویہ ہے۔وہ پہلے بھی حقیقت سے دور نہیں ہوئے تھے لیکن جب حقیقت کے چہرے سے رومان کا نقاب سرک گیا تو زندگی نئے انداز میں ان پر منکشف ہوتی گئی۔ایسے حالات میں کرشن چندر نے حقیقت کو حقیقت سمجھ کر اسے اپنی تحریروں میں پیش کیا۔بعض نقاد کہتے ہیں کہ کرشن چندر نے حقیقت سے منہ موڑا لیکن یہ سچ نہیں ہے۔کرشن چندر نے کوئی سائنٹیفک رپورٹ پیش کرنا نہیں تھی۔جس میں اخلاقیات کا کوئی عمل دخل نہ ہو۔انہوں نے افسانے میں ہیئتی حوالے سے خواہ جتنے بھی انداز اپنائے لیکن کبھی حقیقت سے دور نہیں ہوئے۔

ترقی پسند تحریک میں شامل ہونے کی وجہ بھی یہی تھی کہ وہ ایک نئی زندگی اور نیا معاشرہ دیکھنا چاہتے تھے۔جہاں مساوات ہو،پیداوار کی برابر تقسیم ہو اور ایک ایسا معاشرہ ہو جہاں غریب غریب تر نہ ہو اور سرمایہ دار کسی کا استحصال نہ کرے۔

کرشن چندر کے عہد میں ملک میں سیاسی طور پر بہت بڑا انتشار پھیلا ہوا تھا۔اور عوام اس سیاست کا براہِ راست شکار تھے۔یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ایک باشعور قلم کار ہونے کے ناتے ان سیاست دانوں کے چہروں سے نقاب ہٹایا اور ان کا اصل چہرہ دکھانے کی کوشش کی۔انہوں نے اپنے نظریات کی روشنی میں نئے انسان کا تصور دیا۔ان موضوعات پر تفصیلی بحث کے لیے اس تحقیقی مقالے کو سات ابواب پر پھیلایا گیا ہے۔

باب اول موضوع کے تعارف،تحقیق کے منصوبے،ابواب بندی اور تحقیق کے دائرۂ کار پر بحث کے لیے مختص ہے۔اس باب میں یہ فرضیہ قائم کیا گیا ہے کہ کرشن چندر کے افسانوں میں فکری وموضوعاتی تنوع موجود ہے۔

اس سلسلے میں گذشتہ صدی میں ادبی رجحانات کو سامنے رکھتے ہوئے اس مقالے میں ابواب بندی کی تقسیم کی گئی۔دورانِ تحقیق طریقہ کار یہ رہا کہ ہر باب میں اولاً تحریک یا رجحان کے محرکات کو موضوع بنایا گیا اور اس کے آغاز کے اسباب ومحرکات،بنیادی خصوصیات اور مقاصد کو نمایاں کیا گیا۔

باب دوم میں کرشن چندر کے افسانوں میں رومانیت پر بات کی گئی ہے۔رومانوی رجحانات کو اس کے تاریخی اور تہذیبی پس منظر میں دیکھتے ہوئے اس کے تعارف،مآخذ اور مطالب پر گفتگو ہوئی ہے۔کلاسیکیت اور رومانویت کے مسئلے پر پیدا ہونے والے اختلافات پر بھی بحث کی گئی ہے۔اردو ادب میں

رومانویت کی رواور کرشن چندر کے افسانوں میں رومانویت کے مختلف پہلوؤں کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔

باب سوم ''کرشن چندر کے افسانوں میں حقیقت نگاری'' کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ہے۔ یہاں حقیقت نگاری کی تعریف، اس کی جہتوں اور اس سے متعلقہ تصورات میں پیدا ہونے والی تبدیلیوں کو اس کے تہذیبی پس منظر میں دیکھا گیا ہے۔ کرشن چندر کے افسانوں میں حقیقت کی تلاش ان سچائیوں کو دیکھنے کی جرأت ہے جو ہمارے سامنے ہیں لیکن ہمیں نظر نہیں آتیں۔ اور اگر ہماری نگاہ اس پر پڑتی بھی ہے تو ہم انہیں نظر انداز کر جاتے ہیں۔ دراصل ان کا رومانی انداز بھی ایک حقیقت سے دوسری حقیقت کی جانب سفر ہے جسے کرشن چندر کے افسانوں کی روشنی میں جانچا گیا ہے۔

باب چہارم ''کرشن چندر کے افسانوں میں ترقی پسندی'' کا تجزیہ ہے۔ اس باب میں ترقی پسند تحریک کی بنیاد اور اس کے منشور و مقاصد پر تفصیلی بحث شامل ہے۔ ترقی پسند کس جذبے کے تحت اٹھے تھے اور ان کی تحریک نے ادب اور بالخصوص ہمارے افسانے پر کس قسم کے اثرات مرتب کیے۔؟ اور ان کی کوششیں کس طرح ہماری فکری رہنمائی کا وسیلہ بنیں؟ ان سارے امور پر قلم اٹھایا گیا ہے۔ کرشن چندر کے افسانوں میں حقیقت نگاری کا سلسلہ ترقی پسند تحریک سے جاملتا ہے۔ ترقی پسندی نے حقیقت نگاری کے لیے کون سے راستے نکالے؟ اور ترقی پسندی اور حقیقت نگاری کے ملاپ نے اردو افسانے کو کون سی نئی جہتوں سے آشنا کیا؟ اس باب میں ان سبھی سوالات کو لے کر اردو ادب میں فکری رہنمائی کے اس اہم موضوع کے مقاصد کو اجاگر کیا گیا ہے۔

باب پنجم ''کرشن چندر کے افسانوں میں سماجی پہلو'' ہندوستانی معاشرے میں رہنے والے فرد کے مسائل، اس کی ذہنیت اور اس کے عملی کردار کے لیے مختص ہے۔ کرشن چندر نے اپنے عہد کے سماج کو کیسا پایا؟ اور اس دور کے انسان کی محرومیوں اور حسرتوں کو اپنے افسانے میں کس طرح پیش کیا؟ معاشرے میں فرد کی جدوجہد اور اس کے عزم نے کرشن چندر کی کہانی کو کون سا انداز دیا؟ اس باب میں کرشن چندر کے ایسے افسانوں پر قلم اٹھایا گیا ہے جن میں ان سوالات کے جوابات تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

باب ششم ''کرشن چندر کا سیاسی شعور'' ان کے فن کی روشنی میں گذشتہ صدی کے سیاسی رجحانات کا تجزیہ کرتا ہے۔ کرشن چندر نے جس دور میں لکھنا شروع کیا وہ سیاسی ہلچل کا زمانہ تھا اور اسی ہلچل نے جنگ کا ماحول پیدا کیا تھا۔ کرشن چندر ان حالات سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ اور انہوں نے اس موقع پر نہ صرف حالات و واقعات بلکہ اپنے اردگرد رہنے والوں کے جذبات و احساسات کی عکاسی بھی بھرپور طریقے سے کی۔ اس باب میں برصغیر میں ہونے والی سیاست کو کرشن چندر کے افسانے کی روشنی میں جانچا گیا ہے۔

باب ہفتم فرضیہ کی توثیق، تحقیق کے محاکمے اور حاصلِ تحقیق پر مشتمل ہے۔ یہ باب تحقیقی مقالے کا اختتامیہ بھی ہے اور نتائج کا خلاصہ بھی۔ ان موضوعات پر اس سے قبل بھی لکھا جاتا رہا ہے تاہم افسانوی رجحانات کی روشنی میں مجموعی طور پر کم لکھا گیا۔ بالخصوص کرشن چندر کی تحریروں کی روشنی میں ایسی تحقیق کی ضرورت محسوس ہوتی رہی جس میں ان کے افسانوں کی روشنی میں ہندوستانی معاشرے کا یہاں کے ادبی، سیاسی اور سماجی ماحول کے پس منظر میں تجزیہ کیا گیا ہو۔ زیرِ بحث مقالہ اسی ترتیب کے تحت تکمیل کے مراحل سے گزرا ہے۔

مجموعی لحاظ سے دیکھا جائے تو فن اور فکر کے لحاظ سے کرشن چندر کی سوچ محدود نہیں۔ انہوں نے مختلف رجحانات کو لے کر کہانی لکھی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے موضوعات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ اور یہ وسعت پوری انسانی زندگی کو اپنے احاطے میں لیے ہوئے ہے۔ ان کے تمام موضوعات انسانی زندگی اور اپنے دور کی حقیقتوں سے سچا اور گہرا ربط رکھتے ہیں۔ وہ زندگی میں حرکت اور انقلاب چاہتے ہیں کیونکہ حرکت اور انقلاب زندگی کا بنیادی مقصد ہے۔ کرشن چندر زندگی سے فرار نہیں سکھاتے بلکہ ہمیں اخوت اور محبت کے رشتے میں پرو کر آگے بڑھنے کا درس دیتے ہیں انسانیت کے ساتھ یہی اٹوٹ تعلق ان کی عظمت کی دلیل ہے۔